مشاہدات مغرب

جاوید اقبال خواجہ
لندن

قادیانی فتنے کی نئی سرگرمی

مغربی ممالک میں پناہ گزین بوسنیا کے مہاجرین کو شکار کیا جا رہا ہے

یورپ کے مختلف ملکوں میں پناہ گزین بوسنیا کے مہاجرین کے درمیان کام کرنے والے مسلم رضاکاروں کو یوں تو بے شمار مشکلات کا سامنا ہے' لیکن انہوں نے حال ہی میں مسلمانوں کی توجہ ایک نہایت اہم مسئلے کی طرف دلائی ہے کہ "قادیانی" بوسنیا کے مہاجرین کے درمیان نہایت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں اور بوسنیا کے وہ مسلمان پناہ گزین' جنہوں نے ستر سال کے کیمونسٹ نظام کے بعد اب اسلام کو جاننا اور سمجھنا شروع کیا ہے' قادیانی اپنے مغربی پشت پناہوں کے تعاون سے انہیں احمدی فرقے کی اسلامی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ ایک طرف بوسنیا اور کروشیا کے درمیان لڑائی سے کروشین حکام نے اس ملک میں پناہ گزین بوسنیا کے مہاجرین کی امداد کرنے والی مسلم تنظیموں کے لئے خصوصاً مشکلات پیدا کرنا شروع کر دی ہیں دوسری طرف عیسائی مشنری ادارے امدادی کارروائیوں کے نام پر بوسنیا کے مہاجرین کے درمیان عیسائیت کی تبلیغ کے لئے کھلم کھلا کام کر رہے ہیں اور اب قادیانی بھی پوری سرگرمی سے مصروفِ عمل ہو گئے ہیں۔ ان کا خصوصی نشانہ اس وقت برطانیہ میں پناہ لئے ہوئے بوسنیا کے وہ مہاجرین ہیں جو مختلف علاقوں میں مقیم ہیں' ایک ریلیف ورکر کے مطابق' بوسنیا کے مہاجرین قدرتی طور پر اپنے مسلمان بھائیوں کی طرف سے کی جانے والی امدادی کارروائیوں کا خیر مقدم کرتے ہیں اور اسلام کے لئے ان کے نیک جذبات سے قادیانی فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں' وہ مساجد' اسلامک سینٹر اور مہاجرین کی رہائش کے علاقوں میں جا کر اپنے مسلمان ہونے کا دکھاوا کر کے ضرورت مند مہاجرین کو امداد کے نام پر اپنے فرقے کی تعلیمات سے روشناس کرا رہے ہیں۔

مسلم ریلیف کے لئے کام کرنے والے ایک رضاکار فہیم مظہری نے لندن سے شائع ہونے والے ایک مسلم ہفت روزہ کو بتایا ہے کہ حال ہی میں ایک بوسنیا کے مسلمان نے اسے بتایا کہ کچھ "احمدی مسلمان" اسے ملنے آئے تھے اور انہوں نے اس کے گھر میں ضرورت کیلئے چیزیں خرید کر مہیا کیں۔ فہیم مظہری نے جو بوسنیا کی زبان بڑی روانی سے بولتے ہیں' جب اس معاملے کی مزید تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ یہ اپنی نوعیت کا واحد کیس نہیں' قادیانی ایک انتہائی منظم منصوبے کے تحت بوسنیا کی مظلوم کیمونٹی میں کام کر رہے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ یہ لوگ اسلامی تعلیمات کے بارے میں ابھی پوری طرح آگاہ نہیں اور ان پر قادیانی فرقے کی حقیقت واضح نہیں ہے۔

قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کی مزید تحقیق پر پتہ چلا ہے کہ تقریباً ستر مہاجرین پر مشتمل گروپ کو قادیانی' اپنے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد سے' جو لندن کے نواح میں مقیم ہیں' ملاقات کے لئے لے گئے تھے' یاد رہے کہ قادیانیوں نے لندن کے جنوب میں واقع ایک قصبے Ashtead میں "اسلام آباد" کے نام سے اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کر رکھا ہے' جہاں سے انہیں یورپ' روس اور ایسے تمام علاقوں میں تبلیغ کرنے کی آزادی ہے' جو عام مسلمانوں کے لئے بند ہیں۔

قادیانیوں کے ایک ترجمان نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ وہ برطانیہ میں آئے ہوئے بوسنیا کے مہاجرین کے ساتھ ساتھ سابقہ یوگوسلاویہ میں بھی پوری طرح اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور اس مقصد کے لئے انہوں نے

یوگوسلاویہ کے علاقوں میں بولی جانے والی تمام زبانوں میں "احمدی تعلیمات" کے بارے میں لٹریچر تیار کرکے وسیع پیمانے پر تقسیم کیا ہے، مسلمان رضاکاروں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اپنی ان سرگرمیوں کی بناء پر قادیانی نہ جانے کتنی تعداد میں بوسنیا کے مہاجرین کو متاثر کرچکے ہیں۔

یورپ میں قائم مسلم تنظیموں نے قادیانیوں کی ان سازشوں پر گہرے اضطراب کا اظہار کیا ہے۔ ایک طرف تو بوسنیا کے مظلوم مسلمان سرب اور کروشیا کے قدامت پرست اور کیتھولک عیسائیوں کے ہاتھوں محض اس جرم پر مار کھا رہے ہیں کہ وہ نام کے بھی مسلمان کہلاتے ہیں تو دوسری طرف کیمونزم کے پنجے سے نکل کر وہ اب قادیانیوں کے پھندے میں گرفتار ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔

اس صورتحال کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اکثر مسلم تنظیمیں مسئلے کی سنگینی سے پوری طرح واقف ہیں لیکن وہ اس کے سدباب کے لئے عملی طور پر کچھ کرنے کے لئے کوشاں ہیں، انفرادی طور پر کچھ لوگ اور تنظیمیں بوسنیا کے مہاجرین کے درمیان امدادی اور تبلیغی کام کررہی ہیں، لیکن یہ مسئلہ جتنا بڑا ہے اور سنگینی جتنی زیادہ ہے، اس کے مقابلے میں یہ اکا دکا کوششیں زیادہ بارآور ثابت نہیں ہورہیں۔ قادیانیوں کے ساتھ عیسائی تنظیمیں ایسے تمام بچوں کو اپنی پناہ میں لینے کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کررہی ہیں، جن کے ماں باپ لڑائی میں مارے جاچکے ہیں یا لاپتہ ہیں، بوسنیا سے آنے والے کئی بچوں کو عیسائی گھرانوں میں ٹھہرایا گیا ہے۔ اگرچہ یورپ میں مقیم مسلمان انفرادی طور پر بوسنیا کے مسلمانوں کے لئے جو کچھ بھی ان سے بن پڑا ہے کررہے ہیں، لیکن اسلام کے نام پر قائم کی گئی بے شمار اور لاتعداد تنظیمیں اپنی اپنی سرگرمیوں میں مگن ہیں، آپس میں اتحاد اور تعاون کے فقدان اور ہر ایک کی انفرادی کوششوں کے باعث اور مسائل کی سنگینی کے عدم احساس کے سبب بوسنیا کے مسلمان مہاجرین کی پوزیشن بہت نازک ہے۔

ہفت روزہ "تکبیر" ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء

وجدانیات

(محترم عبدالکریم صابر، ڈیرہ اسماعیل خان)

م۔ منعم کا تو ہر ایک نظر آتا ہے مشتاق | محسن کا بھی مشہور ہوا دہر میں اخلاق
و۔ وہ دولتِ ایماں ہوئی مومن کو میسّر | طیبہ میں مہیمن پہ ہوا اک عجب اشفاق
م۔ مانوس ہیں باہم یہ عجب چاروں برادر | کچھ شک نہیں ان چاروں کا دیکھا عجب الحاق
ن۔ نازش ہیں یہ سب علم میں حق گوئی میں صابر | لاریب عمل ان کا بزرگوں کے ہے مصداق

ق

"کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں آفاق"

قطعہ تاریخ

ہاتف نے کہی غیب سے تاریخ یہ صابر
وہ "خالقِ اکبرِ کونین ہے رزاق"

۱۴۱۳ھ